AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

احادیثِ نبویہ کی سیاقی تعبیر: روایات کے تاریخی حالات اور ان کی تشریعی دلالت کے دائرے میں توازن

Contextual Interpretation of Prophetic Hadith: Balancing the Historical Circumstances of Reports with the Scope of Their Normative Significance

Dr Waleed Khan
Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies
GC Woman university Sialkot
Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com

Dr. Muhammed Abid Nadeem
Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University Lahore
Email: muhammadabid36@hotmail.com
dr.mabidnadeem@gcu.edu.pk

Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
NCBA&E, DHA Campus, Lahore
Email: muftimehmoodahmad3@gmail.com

ABSTRACT
This study examines how prophetic reports can be interpreted in a manner that respects both their historical circumstances and the scope of their normative significance. It begins from the observation that Muslim scholarship has always recognized that not every prophetic statement or act carries the same legal weight, nor does every report apply identically across time, yet it has equally resisted any approach that dissolves the Sunnah into history. Employing a historical, analytical, and comparative methodology, the article reconstructs the classical apparatus for contextual reading: the discipline of the occasions of transmission (asbāb wurūd al-ḥadīth), the uṣūlī rule on generality of wording and specificity of occasion, and the typology of prophetic acts developed by Shihāb al-Dīn al-Qarāfī and expanded by Muḥammad al-Ṭāhir Ibn ʿĀshūr. These tools are read together with the reflections of Shāh Walī Allāh, Ibn Khaldūn, al-Shāṭibī, and Muḥammad Iqbal, and with modern contributions by Fazlur Rahman, Yūsuf al-Qaraḍāwī, Muḥammad al-Ghazālī, Khaled Abou El Fadl, Jonathan Brown, and Abdullah Saeed. Five representative reports are analyzed: the palm-pollination narrative, the instruction concerning prayer at Banū Qurayẓa, the tradition on Quraysh and leadership, the statement on a community that neither writes nor calculates, and the report on a people who entrust their affairs to a woman. Following a thesis–evidence–counterargument–synthesis structure, the study argues that contextual interpretation is both legitimate and persuasive only when carefully disciplined by four controls: verified authenticity of the report and its occasion, identification of the mode of prophetic action, rigorous determination of the ratio legis (ʿilla), and protection of devotional rulings from contextual restriction. It concludes that the balance between history and normativity is achieved not by privileging one over the other but by a historically grounded, graded, transparent method that makes interpretive choices accountable to evidence across jurisprudential, doctrinal, and social questions in contemporary Muslim societies.

Keywords: *Hadith Hermeneutics, Contextual Interpretation, Asbāb al-Wurūd, Prophetic Sunnah, Maqāṣid al-Sharīʿah.*

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تعارف

سنتِ نبویہ اسلامی شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے، اور قرآنِ کریم نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کو دین کا لازمی تقاضا قرار دیا: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ (اور رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ)۔[1] تاہم اسی قرآن نے رسول کی بشریت کو بھی واضح فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ﴾ (کہہ دیجیے کہ میں تمہارے جیسا ایک بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے)۔[2] یہ دوہرا قرآنی بیان اس بنیادی علمی سوال کو جنم دیتا ہے کہ نبوی اقوال وافعال میں کون سا حصہ دائمی شرعی دلالت رکھتا ہے اور کون سا اپنے تاریخی، بشری اور انتظامی سیاق سے وابستہ ہے۔[3]

حدیث کی تعبیر میں دو انتہائیں ہمیشہ موجود رہی ہیں: ایک وہ جو ہر روایت کو سیاق سے مجرد کر کے لفظی عموم پر محمول کرتی ہے، اور دوسری وہ جو تاریخی حالات کو اتنی اہمیت دیتی ہے کہ شرعی دلالت کا دائرہ محدود یا معطل ہو جاتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اس توازن کی جستجو کرتا ہے جو احادیث کی تاریخی سیاق شناسی اور ان کی تشریعی دلالت کے تحفظ، دونوں تقاضوں کو بیک وقت پورا کرے۔[4]

مفروضہ اور تحقیقی سوالات

مقالے کا مقدمہ ((Thesis یہ ہے کہ احادیث کی سیاقی تعبیر نہ تو شرعی احکام کی تنسیخ کا ذریعہ ہے اور نہ محض لفظی تعمیم کا نام؛ بلکہ یہ ایک منضبط علمی عمل ہے جس میں روایت کی صحت، سببِ ورود، نبوی تصرف کی نوعیت، علتِ حکم اور مقاصدِ شریعت کو مرتب مراحل میں پرکھا جاتا ہے۔[5] تحقیقی سوالات یہ ہیں: اول، کلاسیکی روایت نے سیاق اور دلالت کے مابین کن اصولوں کے ذریعے توازن قائم کیا؟ دوم، تصرفاتِ نبوی کی درجہ بندی سے تشریعی دائرے کے تعین میں کیا مدد ملتی ہے؟ سوم، معاصر مباحث میں سیاقی تعبیر کے لیے کون سے ضوابط ناگزیر ہیں؟

طریقۂ تحقیق اور سابقہ ادب

تحقیق تاریخی، تجزیاتی اور تقابلی منہج پر مبنی ہے، اور بحث کی ترتیب مقدمہ، دلیل، جوابی نقطۂ نظر اور تالیف پر قائم ہے۔ کلاسیکی ادب میں ابن قتیبہ کی «تأویل مختلف الحدیث» اور طحاوی کی «شرح مشکل الآثار» نے ظاہری تعارض کے حل میں سیاق کو بنیادی دخل دیا،[6] جبکہ ابن حمزہ حسینی اور سیوطی نے اسبابِ ورودِ حدیث کو مستقل فن کے

---

[1] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، تحقیق عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی (قاہرہ: دار ہجر، 2001ء)، ذیل 59:7۔

[2] الطبری، جامع البیان، ذیل 18:110۔

[3] ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی، الموافقات فی اصول الشریعۃ، تحقیق مشہور بن حسن آل سلمان (الخبر: دار ابن عفان، 1997ء)، کتاب المقاصد۔

[4] Jonathan A. C. Brown, *Hadith: Muhammad's Legacy in the Medieval and Modern World* (Oxford: Oneworld, 2009); Khaled Abou El Fadl, *Speaking in God's Name: Islamic Law, Authority and Women* (Oxford: Oneworld, 2001).

[5] Mohammad Hashim Kamali, *Principles of Islamic Jurisprudence* (Cambridge: Islamic Texts Society, 1991).

[6] عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبہ، تأویل مختلف الحدیث، تحقیق محمد زہری النجار (بیروت: دار الجیل، 1972ء)؛ احمد بن محمد الطحاوی، شرح مشکل الآثار، تحقیق شعیب الارنؤوط (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1994ء)۔

طور پر مدوّن کیا۔[7] جدید دور میں محمد غزالی اور یوسف قرضاوی نے سنت سے تعامل کے ضوابط مرتب کیے،[8] اور مغربی علمی دنیا میں جوناتھن براؤن اور خالد ابو الفضل نے حدیث کی تعبیر کے ادارہ جاتی اور اخلاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔[9] تاہم راقم کی معلومات کی حد تک سببِ ورود، تصرفاتِ نبوی اور مقاصدِ شریعت کو ایک مربوط تعبیری ڈھانچے میں سمونے والی تحقیق کم یاب ہے، اور یہی خلا اس مطالعے کا جواز فراہم کرتا ہے۔

سنت کی تشریعی حیثیت اور سیاق کی اقسام: نظری چوکھٹا

تشریعی دلالت کی بنیاد

امام شافعیؒ نے «الرسالہ» میں سنت کو قرآن کے بیان، تخصیص اور تفصیل کا ذریعہ قرار دیا اور خبرِ واحد کی حجیت کو منظم اصولوں سے ثابت کیا۔[10] مودودی نے برصغیر میں سنت کی آئینی حیثیت کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی شرعی دلالت کے دفاع پر زور دیا،[11] جبکہ فضل الرحمٰن نے «زندہ سنت» ((living Sunnah کا تصور پیش کر کے اس کی تاریخی تدریج اور تغیر پذیری کو نمایاں کیا۔[12] جدید اسلامی فکر میں روایت اور سنت کی تعبیرِ نو کے مباحث کا تفصیلی مطالعہ ڈینیل براؤن کے ہاں ملتا ہے۔[13] ان مواقف کے درمیان مشترک نکتہ یہ ہے کہ سنت کی دلالت کا تعین محض ظاہرِ لفظ سے نہیں بلکہ اس کے تاریخی و تشریعی پس منظر سے بھی وابستہ ہے۔

سیاق کی اقسام

سیاق کو چار سطحوں پر سمجھا جا سکتا ہے: اول، لفظی و نصی سیاق، یعنی کلام کے ما قبل و مابعد؛ دوم، سببِ ورود، یعنی وہ واقعہ یا سوال جس کے جواب میں حدیث وارد ہوئی؛ سوم، تاریخی و اجتماعی سیاق، یعنی مخاطبین کا معاشرتی، معاشی اور سیاسی ماحول؛ اور چہارم، مقاصدی سیاق، یعنی وہ شرعی مقصد جس کے حصول کے لیے حکم دیا گیا۔[14] سببِ ورود کا فن اسی ضرورت سے پیدا ہوا کہ بعض احادیث کی حقیقی دلالت سبب کے علم کے بغیر واضح نہیں ہوتی۔[15] اصولی قاعدہ «العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب» اس باب میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، مگر اصولیین نے اسے مطلق نہیں رکھا؛ جہاں قرائن سبب کو حکم کا جزو بنا دیں وہاں تخصیص قبول کی گئی۔[16]

---

[7] ابراہیم بن محمد ابن حمزہ الحسینی، البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف، تحقیق سیف الدین الکاتب (بیروت: دار الکتاب العربی، 1980ء)؛ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، اللمع فی اسباب ورود الحدیث، تحقیق یحییٰ اسماعیل احمد (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1996ء)۔

[8] محمد الغزالی، السنۃ النبویۃ بین اہل الفقہ واہل الحدیث (قاہرہ: دار الشروق، 1989ء)؛ یوسف القرضاوی، کیف نتعامل مع السنۃ النبویۃ: معالم وضوابط (ہرنڈن: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، 1990ء)۔

[9] Brown, *Hadith*; Abou El Fadl, *Speaking in God's Name*.

[10] محمد بن ادریس الشافعی، الرسالہ، تحقیق احمد محمد شاکر (قاہرہ: مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، 1940ء)۔

[11] سید ابو الاعلیٰ مودودی، سنت کی آئینی حیثیت (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 1963ء)۔

[12] Fazlur Rahman, *Islamic Methodology in History* (Karachi: Central Institute of Islamic Research, 1965).

[13] Daniel W. Brown, *Rethinking Tradition in Modern Islamic Thought* (Cambridge: Cambridge University Press, 1996).

[14] ابن حمزہ، البیان والتعریف۔

[15] السیوطی، اللمع۔

[16] Kamali, *Principles of Islamic Jurisprudence*.

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کلاسیکی دور میں سیاق کی رعایت کا ایک نمایاں مظہر ظاہری تعارض کے حل کا طریقہ ہے۔ ابن قتیبہ نے «تأویل مختلف الحدیث» میں اہلِ کلام کے اعتراضات کے جواب میں متعارض معلوم ہونے والی روایات کو احوال کے اختلاف، ناسخ و منسوخ اور مخاطب کی حیثیت پر محمول کیا،[17] اور طحاوی نے «شرح مشکل الآثار» میں جمع بین الروایات کے لیے سبب اور موقع کے فرق کو بنیادی قرینہ بنایا۔[18] اس طریقے کی خوبی یہ ہے کہ وہ کسی روایت کو ساقط کیے بغیر اس کے دائرۂ اطلاق کو متعین کرتا ہے، اور اسی بنا پر یہ سیاقی تعبیر کے لیے کلاسیکی نظیر فراہم کرتا ہے۔[19]

قسمِ سیاق	تعریف	تعبیری اثر	نمائندہ مثال
لفظی و نصی	کلام کا ما قبل و مابعد	مجمل کی تعیین اور مراد کا تعین	«إنما أنا بشر» کا سیاقِ کلام
سببِ ورود	وہ واقعہ یا سوال جس پر حدیث وارد ہوئی	عموم کی توضیح یا تحدید	«لا یصلین العصر إلا فی بنی قریظۃ»
تاریخی و اجتماعی	مخاطبین کا معاشرتی و سیاسی ماحول	علت اور عرف کی شناخت	«لا نکتب ولا نحسب»
مقاصدی	حکم کی شرعی غایت	تعمیم یا تخصیص کا فیصلہ	«الأئمۃ من قریش»

جدول 1: سیاق کی اقسام اور ان کے تعبیری اثرات (مصنف کی اپنی تدوین)

تصرفاتِ نبوی کی درجہ بندی

قرافی اور تبلیغ، فتویٰ، قضاء اور امامت

تشریعی دائرے کے تعین میں شہاب الدین قرافی (م 684ھ) کی «الاحکام فی تمییز الفتاویٰ عن الاحکام» کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرافی کے مطابق نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال مختلف حیثیتوں سے صادر ہوتے ہیں: تبلیغِ رسالت و فتویٰ، قضاء، اور امامت یعنی سیاسی و انتظامی قیادت۔[20] ہر حیثیت کا اثر مختلف ہے: تبلیغ و فتویٰ عمومی اور دائمی ہوتے ہیں، جبکہ قضاء و امامت میں معاملے کے خاص حالات اور حاکم کی اجازت دخل رکھتی ہے۔ اس تفریق کا عملی اظہار احیائے موات اور سلب جیسے مسائل میں ملتا ہے جہاں فقہائے مذاہب نے اسی بنیاد پر اختلاف کیا کہ نبوی حکم عمومی فتویٰ تھا یا امام کا انتظامی تصرف۔[21]

---

[17] ابن قتیبہ، تأویل مختلف الحدیث۔

[18] الطحاوی، شرح مشکل الآثار۔

[19] الشافعی، الرسالۃ۔

[20] شہاب الدین احمد بن ادریس القرافی، الاحکام فی تمییز الفتاویٰ عن الاحکام وتصرفات القاضی والامام، تحقیق عبد الفتاح ابو غدہ (بیروت: دار البشائر الاسلامیۃ، 1995ء)۔

[21] القرافی، الاحکام۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسی ضمن میں حضرت ہند بنت عتبہؓ کی روایت مثالی ہے جس میں نبی ﷺ نے انہیں شوہر کے مال سے بقدرِ معروف لینے کی اجازت دی؛[22] اس کی توجیہ فتویٰ اور قضاء کے مابین بحث کا موضوع رہی ہے۔[23] قرآنِ کریم میں ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (اور معاملات میں ان سے مشورہ کیجیے) کا حکم بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انتظامی و تدبیری معاملات میں مشاورت اور اجتہاد کا دخل نبوی سیرت کا حصہ تھا۔[24]

ابن عاشور، شاہ ولی اللہ اور اقبال

ابن عاشور نے «مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ» میں قرافی کی تقسیم کو وسعت دے کر نبوی اقوال کے بارہ احوال بیان کیے، جن میں تشریع، فتویٰ، قضاء، امارت، صلح، مشورہ، نصیحت، تعلیم اور تادیب شامل ہیں، اور واضح کیا کہ احکام کے استنباط میں ہر حال کی پہچان لازم ہے۔[25] شاہ ولی اللہ دہلوی نے «حجۃ اللہ البالغہ» میں اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ نبی کی تعلیم میں وہ امور بھی ہیں جو تبلیغِ رسالت کا جزو ہیں اور وہ بھی جو عادات، طب اور قومی رواج سے متعلق ہیں؛ اول الذکر دائمی ہیں جبکہ ثانی الذکر میں نبوی عمل بطور عادت و عرف آیا۔[26] اقبال نے انہی شاہ ولی اللہ کے حوالے سے لکھا کہ نبوی شریعت نے جس قوم کو مخاطب کیا اس کی عادات و خصوصیات کا لحاظ رکھا، اور اس سے اجتہاد کی حرکی گنجائش کا استدلال کیا۔[27]

قسمِ تصرف	تعریف	تشریعی اثر	مثال
تبلیغِ رسالت و فتویٰ	شرعی حکم کا بیان	عمومی اور دائمی	«صلوا کما رأیتمونی أصلی»
قضاء	فریقین کے مابین نزاع کا فیصلہ	ثبوت اور معاملے کے حالات سے مشروط	ہند بنت عتبہؓ کا معاملہ (فتویٰ یا قضاء کی بحث)
امامت (قیادتِ سیاسی)	ریاستی و انتظامی فیصلہ	امام کی اجازت اور مصلحت سے وابستہ	احیائے موات اور سلب کے مسائل
رائے، عادت اور تجربہ	دنیوی امور میں بشری رائے	غیر تشریعی یا مشروط	تأبیرِ نخل
مشورہ اور نصیحت	جزوی مصلحت یا ذاتی رہنمائی	حسبِ احوال	ابن عاشور کے مذکورہ احوال

---

[22] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، تحقیق محمد زہیر بن ناصر الناصر (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، کتاب النفقات، باب اذا لم ینفق الرجل۔

[23] القرافی، الاحکام۔

[24] محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، تحقیق احمد البردونی و ابراہیم اطفیش (قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، 1964ء)، ذیل 3:159۔

[25] Muḥammad al-Ṭāhir Ibn ʿĀshūr, *Treatise on Maqāṣid al-Sharīʿah*, trans. Mohamed El-Tahir El-Mesawi (London: International Institute of Islamic Thought, 2006).

[26] Shāh Walī Allāh of Delhi, *The Conclusive Argument from God: Shāh Walī Allāh of Delhi's Ḥujjat Allāh al-Bāligha*, trans. Marcia K. Hermansen (Leiden: Brill, 1996).

[27] Muhammad Iqbal, *The Reconstruction of Religious Thought in Islam*, ed. M. Saeed Sheikh (Lahore: Institute of Islamic Culture, 1986), chap. 6.

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جدول 2: تصرفاتِ نبوی کی اقسام اور ان کے تشریعی اثرات (مصنف کی اپنی تدوین)

معاصر دور میں محمد غزالی نے «السنۃ النبویۃ بین اہل الفقہ واہل الحدیث» میں تاکید کی کہ حدیث کو قرآن، مقاصدِ شریعت اور مجموعی اخلاقی نظام کے سیاق میں سمجھا جائے، اور بعض روایات کی ظاہری دلالت سے احتراز کیا جب وہ ان اصولوں سے متصادم نظر آئے۔[28] اس منہج پر اہلِ حدیث کے حلقوں میں سخت ردِ عمل سامنے آیا اور یہ اعتراض کیا گیا کہ اس سے صحیح الاسناد روایات کی قطعیت متاثر ہو سکتی ہے؛[29] یہی تناؤ زیرِ نظر مقالے کے مرکزی مسئلے، یعنی تاریخی سیاق اور تشریعی دلالت کے توازن، کی عملی صورت ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سیاقی تعبیر کے لیے ایسے ضوابط وضع کیے جائیں جو دونوں فریقوں کے جائز خدشات کو ملحوظ رکھیں۔[30]

منتخب نمونے: تاریخی سیاق اور تشریعی دلالت

تأبیرِ نخل اور امورِ دنیا

صحیح مسلم میں تأبیرِ نخل کی روایت میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جب میں تمہیں اپنے دین کا کوئی حکم دوں تو اسے لے لو، اور جب اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں بھی بشر ہوں، اور یہ کہ تم اپنے دنیوی معاملات کو بہتر جانتے ہو۔[31] نووی نے وضاحت کی ہے کہ یہ ارشاد دنیوی معاش میں رائے کے باب سے ہے، نہ کہ تشریعی حکم کے باب سے، اور اس سے آپ ﷺ کی عصمتِ تبلیغ پر کوئی حرف نہیں آتا۔[32] یہ نمونہ اس لیے بنیادی ہے کہ اس میں خود نبوی بیان نے تشریعی اور غیر تشریعی دائرے کے درمیان حدِ فاصل کی اساس فراہم کی۔

«لا یصلین أحد العصر إلا فی بنی قریظۃ»

غزوۂ احزاب کے بعد نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص عصر کی نماز بنی قریظہ پہنچ کر ہی ادا کرے؛ بعض صحابہؓ نے راستے میں وقت کے تقاضے سے نماز پڑھ لی اور بعض نے تاخیر کر کے وہیں ادا کی، اور نبی ﷺ نے کسی پر ملامت نہیں فرمائی۔[33] ابن حجر کی شرح میں اس واقعے سے اصولی بحث پیدا ہوتی ہے کہ حکم کے ظاہر لفظ کو اخذ کیا جائے یا اس کے مقصد کو، اور یہ کہ دونوں اجتہاد قابلِ قبول رہے۔[34] اس سے یہ اصول نکلتا ہے کہ تاریخی حالات میں صادر حکم کی لفظی تعمیل اور مقصدی تعبیر دونوں کا امکان رہتا ہے، اور نبوی تقریر نے اس تعبیری تنوع کو برقرار رکھا۔[35]

---

[28] الغزالی، السنۃ النبویۃ۔

[29] Brown, *Hadith*.

[30] Abou El Fadl, *Speaking in God's Name*.

[31] مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی (قاہرہ: دار احیاء الکتب العربیۃ، 1955ء)، کتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ما قالہ شرعاً۔

[32] یحییٰ بن شرف النووی، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1392ھ)، ذیل کتاب الفضائل۔

[33] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب۔

[34] احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، تحقیق عبد العزیز بن باز و محب الدین الخطیب (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ)، ذیل کتاب المغازی۔

[35] Kamali, *Principles of Islamic Jurisprudence*.

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

«الأئمة من قریش» اور ابن خلدون

حدیث «الأئمة من قریش» کی تعبیر میں فقہاء کے ہاں قریشیت کی شرط پر اتفاقی رجحان رہا،[36] مگر ابن خلدون نے اس شرط کی علت قریش کی عصبیت اور قوتِ اجتماعی کو قرار دیا اور استدلال کیا کہ حکم کا مدار اسی علت پر ہے، لہٰذا جہاں یہ علت دوسری قوم میں پائی جائے وہاں حکم اسی کے مطابق متعین ہو گا۔[37] یہ تعبیر کلاسیکی دور میں سیاقی اور علّتی تعبیر کی نمایاں مثال ہے، اگرچہ اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ جمہور کے مقابل اقلیتی رائے ہے۔

«نحن أمة أمية لا نكتب ولا نحسب»

صحیح بخاری میں رمضان کے چاند کے بارے میں ارشاد وارد ہے کہ ہم امّی امت ہیں، نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔[38] شارحین نے اس جملے میں «حساب» سے مراد نجومی حساب لیا،[39] اور یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا رؤیت کی شرط تعبدی ہے یا اس امت کی اس وقت کی علمی حالت کی بنا پر وسیلہ۔ قرضاوی نے سنت سے تعامل کے ضوابط میں ثابت مقاصد اور متغیر وسائل کے مابین فرق کو بنیادی اصول قرار دیا ہے،[40] جبکہ فقہی روایت کے وسیع حصے نے رؤیت کی شرط کو برقرار رکھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علت کی شناخت میں اختلاف پایا جاتا ہے اور سیاقی تعبیر کو یقینی نتیجہ نہیں بلکہ دلیل پر مبنی ترجیح کے طور پر پیش کرنا چاہیے۔[41]

«لن يفلح قوم ولّوا أمرهم امرأة»

یہ حدیث صحیح بخاری میں اس سیاق میں منقول ہے کہ جب نبی ﷺ کو ایران میں کسریٰ کی بیٹی کے تخت نشین ہونے کی خبر ملی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔[42] جمہور فقہاء نے اسے عمومی طور پر مناصبِ ولایتِ عامہ سے متعلق سمجھا،[43] جبکہ فاطمہ مرنیسی نے راوی کی شخصیت اور تاریخی حالات پر سوال اٹھا کر اس کی روایت اور دلالت دونوں کا نقد

---

[36] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاحکام، باب الامراء من قریش۔

[37] Ibn Khaldūn, *The Muqaddimah: An Introduction to History*, trans. Franz Rosenthal, 3 vols. (Princeton: Princeton University Press, 1967), chap. 3.

[38] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب۔

[39] ابن حجر، فتح الباری، ذیل کتاب الصوم۔

[40] القرضاوی، کیف نتعامل مع السنۃ۔

[41] Abdullah Saeed, *Reading the Qur'an in the Twenty-First Century: A Contextualist Approach* (London: Routledge, 2014).

[42] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب کتاب النبی ﷺ الی کسریٰ وقیصر۔

[43] ابن حجر، فتح الباری، ذیل کتاب المغازی۔

کیا۔[44] اس بحث میں دو الگ سوال خلط نہیں ہونے چاہییں: اول، روایت کی استنادی حیثیت؛ دوم، متنِ حدیث کا سیاق اور دلالت۔ پہلا سوال علمِ حدیث کے ضوابطِ رجال کا ہے جبکہ دوسرا تعبیر و استنباط کا؛ اور سیاقی تعبیر کا دعویٰ تبھی معتبر ہے جب یہ تفریق قائم رکھی جائے۔[45]

حدیث	تاریخی سیاق	مرکزی علمی اختلاف	ترجیحی معیار
«إنما أنا بشر» / تأبیرِ نخل	دنیوی معاشی رائے	تشریعی یا غیر تشریعی	نبوی بیان اور نووی کی توضیح
«لا یصلین العصر»	عسکری مہم اور وقت کی تنگی	ظاہرِ لفظ یا مقصد	تقریرِ نبوی
«الأئمۃ من قریش»	عصبیت اور قوتِ اجتماعی	شرط دائمی یا علّتی	علت کا تعین (ابن خلدون)
«لا نکتب ولا نحسب»	امّی معاشرے کی علمی حالت	رؤیت تعبدی یا وسیلہ	ثابت مقصد اور متغیر وسیلہ میں فرق
«لن یفلح قوم»	ایرانی سیاسی صورتِ حال	عمومی حکم یا واقعے سے متعلق	صحتِ روایت اور دلالت کی تفریق

جدول 3: منتخب نمونوں کا تقابلی جائزہ (مصنف کی اپنی تدوین)

تنقیدی مباحثہ: خدشات اور جوابات

اعتراضات

سیاقی تعبیر کے خلاف سب سے قوی اعتراض یہ ہے کہ اس کے ذریعے نصوص کو ان کے زمانے تک محدود کر کے شرعی احکام کی دائمیت ختم کی جا سکتی ہے؛ اس خدشے کے جواب میں شاطبی کا یہ ضابطہ اہم ہے کہ عبادات میں اصل تعبد ہے جبکہ عادات میں معانی کی رعایت۔[46] دوسرا اعتراض شافعی کی اس فکر سے جڑا ہے کہ سنت کی دلالت کا تعین راویوں کی ثقاہت اور بیانِ نص کی بنیاد پر ہو نہ کہ مفروضہ سیاق پر۔[47] مزید یہ کہ شاخت اور جوئن بول جیسے محققین کے تنقیدی مباحث نے روایات کی تاریخی صحت پر جو سوالات اٹھائے، ان کے باعث بعض ناقدین سیاق کی تعیین کو بھی قابلِ اعتماد نہیں سمجھتے۔[48]

---

[44] Fatima Mernissi, *The Veil and the Male Elite: A Feminist Interpretation of Women's Rights in Islam*, trans. Mary Jo Lakeland (Reading, MA: Addison-Wesley, 1991).

[45] Wael B. Hallaq, "The Authenticity of Prophetic Ḥadīth: A Pseudo-Problem," *Studia Islamica*, no. 89 (1999): 75–90.

[46] الشاطبی، الموافقات، کتاب المقاصد۔

[47] الشافعی، الرسالۃ۔

[48] Joseph Schacht, *The Origins of Muhammadan Jurisprudence* (Oxford: Clarendon Press, 1950); G. H. A. Juynboll, *Muslim Tradition: Studies in Chronology, Provenance and Authorship of Early Ḥadīth* (Cambridge: Cambridge University Press, 1983).

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مقاصدی سیاق کے ضمن میں شاطبی نے احکام کی دو بڑی جہتیں بیان کیں: وہ احکام جن کی علت تعبدی ہے اور وہ جن کی علت معقول المعنیٰ ہے؛ دوسری قسم میں شارع کے قصد کی رعایت سے حکم کی تعمیم یا تخصیص ممکن ہوتی ہے۔[49] ابن عاشور نے اسی بنیاد پر وضاحت کی کہ نصوص کے مقاصد کا علم مجتہد کے لیے احکام کی تطبیق کی شرط ہے،[50] اور اقبال کے نزدیک اجتہاد کی روح اسی حرکی تفہیم میں مضمر ہے جو جمود اور بے قید تغیر کے مابین راہ نکالتی ہے۔[51] اس طرح مقاصدی سیاق سیاقی تعبیر کو من مانی تاویل کے بجائے ایک اصولی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

سیاقی تعبیر کے عملی اطلاق میں ایک اور پہلو مخاطبین کی نوعیت کا ہے۔ نبوی خطاب کبھی کسی فرد کے خاص حال سے متعلق ہوتا ہے، کبھی کسی جماعت کے اجتماعی رواج سے، اور کبھی تمام امت سے؛ اور ان صورتوں میں حکم کا دائرہ مختلف ہو جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے بیان کے مطابق وہ امور جو کسی قوم کی عادات و ضروریات سے مخصوص تھے، ان میں نبوی عمل کو عبادت کے بجائے عادت کے طور پر دیکھنا لازم ہے،[52] اور اسی تفریق کو ابن عاشور نے تشریع اور غیر تشریع کے احوال کے طور پر مرتب کیا۔[53] ابن حجر کی شروح میں بھی بارہا یہ ملتا ہے کہ کسی حکم کے سبب اور مخاطب کی تعیین سے استدلال کی نوعیت بدل جاتی ہے،[54] اور یہی وجہ ہے کہ شارحین نے احادیث کے استنباط میں سبب اور مخاطب دونوں کی رعایت کو ضروری قرار دیا۔[55]

اس تناظر میں سیاقی تعبیر کا ایک اہم اخلاقی پہلو بھی ہے۔ ابو الفضل کے مطابق متن کی تعبیر محض لسانی عمل نہیں بلکہ اختیار اور ذمہ داری کا معاملہ ہے، اور مفسر کو اپنے فہم کو قطعی الٰہی حکم کے طور پر پیش کرنے سے احتراز کرنا چاہیے،[56] جبکہ جوناتھن براؤن نے دکھایا کہ حدیث کی روایت اور شرح کی طویل روایت نے خود اپنے اندر تعبیری تنوع کو سمویا تھا۔[57] اس سے اخذ ہوتا ہے کہ سیاقی تعبیر نہ کوئی نیا مغربی تصور ہے اور نہ محض جدیدیت پسندی؛ بلکہ اس کی جڑیں اسلامی علمی روایت میں موجود ہیں اور اس کی تجدید کے لیے اسی روایت کے ضوابط سے رجوع ضروری ہے۔[58]

---

[49] الشاطبی، الموافقات، کتاب المقاصد۔

[50] Ibn ʿĀshūr, *Treatise on Maqāṣid al-Sharīʿah*.

[51] Iqbal, *Reconstruction*, chap. 6.

[52] Shāh Walī Allāh, *Conclusive Argument from God*.

[53] Ibn ʿĀshūr, *Treatise on Maqāṣid al-Sharīʿah*.

[54] ابن حجر، فتح الباری، ذیل کتاب المغازی۔

[55] النووی، المنہاج، ذیل کتاب الفضائل۔

[56] Abou El Fadl, *Speaking in God's Name*.

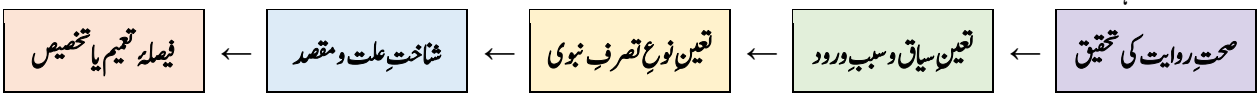
[57] Brown, *Hadith*.

[58] القرضاوی، کیف نتعامل مع السنۃ۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جوابات اور تالیف

ان اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ سیاقی تعبیر کو ضابطہ بند کیا جائے۔ اولاً، نبوی تصرف کی نوعیت کا تعین قرافی اور شاطبی کے ضوابط سے کیا جائے؛[59] ثانیاً، عبادات اور تعبدی احکام کو سیاقی تخصیص سے محفوظ رکھا جائے؛ ثالثاً، سبب کے ثبوت کے لیے وہی استنادی معیار اختیار کیا جائے جو اصل روایت کے لیے ہے؛ رابعاً، علت کی شناخت میں قرائن کا اظہار لازم قرار دیا جائے۔[60] ابو الفضل کا یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ تعبیری اختیار کو اخلاقی دیانت اور جواب دہی کے ساتھ وابستہ ہونا چاہیے تاکہ متن کی جگہ مفسر کا ارادہ نہ لے لے۔[61] عبد اللہ سعید کا سیاقی منہج بھی اس امر کی تائید کرتا ہے کہ لفظی معنی، تاریخی سیاق اور اخلاقی اقدار کو مرتب درجات میں رکھا جائے، جیسا کہ ذیل کے تصوراتی خاکے سے واضح ہے۔[62]



تصویر 1: احادیث کی سیاقی تعبیر کے مراحل کا تصوراتی خاکہ (مصنف کی اپنی تدوین)

خلاصہ بحث

اس مطالعے سے پانچ بنیادی نتائج سامنے آتے ہیں۔ اول، نبوی اقوال و افعال کی تشریعی دلالت یکساں نہیں، اور اس تفریق کی بنیاد خود نبوی بیان میں موجود ہے، جیسا کہ تأبیرِ نخل کی روایت سے واضح ہوا۔[63] دوم، قرافی اور ابن عاشور کی درجہ بندی تبلیغ، فتویٰ، قضاء اور امامت کے درمیان فرق کو منضبط کرتی ہے۔[64][65] سوم، سببِ ورود اور اصولی قاعدۂ عموم و خصوص ایک دوسرے کے مقابل نہیں بلکہ ایک دوسرے کے متمم ہیں۔[66] چہارم، عبادات اور تعبدی احکام سیاقی تخصیص سے الگ رکھے جانے چاہییں۔[67] پنجم، روایت کی صحت اور متن کی دلالت دو الگ سوال ہیں جنہیں خلط کرنے سے سیاقی تعبیر کی علمی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔[68]

---

[59] القرافی، الاحکام؛ الشاطبی، الموافقات۔

[60] Ibn ʿĀshūr, *Treatise on Maqāṣid al-Sharīʿah*.

[61] Abou El Fadl, *Speaking in God's Name*.

[62] Saeed, *Reading the Qur'an*.

[63] مسلم، صحیح مسلم، کتاب الفضائل۔

[64] القرافی، الاحکام۔

[65] Ibn ʿĀshūr, *Treatise on Maqāṣid al-Sharīʿah*.

[66] ابن حمزہ، البیان والتعریف؛ السیوطی، اللمع۔

[67] الشاطبی، الموافقات، کتاب المقاصد۔

[68] Hallaq, "Authenticity of Prophetic Ḥadīth".

سفارشات کے طور پر تین امور پیش کیے جاتے ہیں: اول، حدیث کی شروح اور اصولِ فقہ کے نصاب میں تصرفاتِ نبوی کی درجہ بندی کو مستقل موضوع بنایا جائے؛[69] دوم، معاصر فتاویٰ اور تحقیقی مقالات میں علت اور سیاق کی تعیین کے دلائل کی صراحت لازم قرار دی جائے؛[70] سوم، ایسے تقابلی مطالعے کیے جائیں جن میں کلاسیکی شروحِ حدیث اور جدید ہرمینوٹک مباحث کو باہم مربوط کیا جائے۔[71]

کتابیات((Bibliography

الف۔ اردو و عربی مصادر

ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ تحقیق عبد العزیز بن باز و محب الدین الخطیب۔ بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ۔

ابن حمزہ الحسینی، ابراہیم بن محمد۔ البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف۔ تحقیق سیف الدین الکاتب۔ بیروت: دار الکتاب العربی، 1980ء۔

ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم۔ تأویل مختلف الحدیث۔ تحقیق محمد زہری النجار۔ بیروت: دار الجیل، 1972ء۔

البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح۔ تحقیق محمد زہیر بن ناصر الناصر۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔

السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن۔ اللمع فی اسباب ورود الحدیث۔ تحقیق یحییٰ اسماعیل احمد۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1996ء۔

الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ۔ الموافقات فی اصول الشریعۃ۔ تحقیق مشہور بن حسن آل سلمان۔ الخبر: دار ابن عفان، 1997ء۔

الشافعی، محمد بن ادریس۔ الرسالۃ۔ تحقیق احمد محمد شاکر۔ قاہرہ: مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، 1940ء۔

الطبری، محمد بن جریر۔ جامع البیان عن تأویل آی القرآن۔ تحقیق عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی۔ قاہرہ: دار ہجر، 2001ء۔

الطحاوی، احمد بن محمد۔ شرح مشکل الآثار۔ تحقیق شعیب الارنؤوط۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1994ء۔

الغزالی، محمد۔ السنۃ النبویۃ بین اہل الفقہ واہل الحدیث۔ قاہرہ: دار الشروق، 1989ء۔

القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس۔ الاحکام فی تمییز الفتاویٰ عن الاحکام وتصرفات القاضی والامام۔ تحقیق عبد الفتاح ابو غدہ۔ بیروت: دار البشائر الاسلامیۃ، 1995ء۔

القرضاوی، یوسف۔ کیف نتعامل مع السنۃ النبویۃ: معالم وضوابط۔ ہرنڈن: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، 1990ء۔

القرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لاحکام القرآن۔ تحقیق احمد البردونی وابراہیم اطفیش۔ قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، 1964ء۔

النووی، یحییٰ بن شرف۔ المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1392ھ۔

مسلم بن الحجاج النیسابوری۔ صحیح مسلم۔ تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی۔ قاہرہ: دار احیاء الکتب العربیۃ، 1955ء۔

مودودی، سید ابو الاعلیٰ۔ سنت کی آئینی حیثیت۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 1963ء۔

---

[69] القرافی، الاحکام۔

[70] القرضاوی، کیف نتعامل مع السنۃ۔

[71] Saeed, *Reading the Qur'an*.

(English Sources)

Abou El Fadl, Khaled. *Speaking in God's Name: Islamic Law, Authority and Women*. Oxford: Oneworld, 2001.

Brown, Daniel W. *Rethinking Tradition in Modern Islamic Thought*. Cambridge: Cambridge University Press, 1996.

Brown, Jonathan A. C. *Hadith: Muhammad's Legacy in the Medieval and Modern World*. Oxford: Oneworld, 2009.

Hallaq, Wael B. "The Authenticity of Prophetic Ḥadīth: A Pseudo-Problem." *Studia Islamica*, no. 89 (1999): 75–90.

Ibn Khaldūn. *The Muqaddimah: An Introduction to History*. Translated by Franz Rosenthal. 3 vols. Princeton: Princeton University Press, 1967.

Ibn ʿĀshūr, Muḥammad al-Ṭāhir. *Treatise on Maqāṣid al-Sharīʿah*. Translated by Mohamed El-Tahir El-Mesawi. London: International Institute of Islamic Thought, 2006.

Iqbal, Muhammad. *The Reconstruction of Religious Thought in Islam*. Edited by M. Saeed Sheikh. Lahore: Institute of Islamic Culture, 1986.

Juynboll, G. H. A. *Muslim Tradition: Studies in Chronology, Provenance and Authorship of Early Ḥadīth*. Cambridge: Cambridge University Press, 1983.

Kamali, Mohammad Hashim. *Principles of Islamic Jurisprudence*. Cambridge: Islamic Texts Society, 1991.

Mernissi, Fatima. *The Veil and the Male Elite: A Feminist Interpretation of Women's Rights in Islam*. Translated by Mary Jo Lakeland. Reading, MA: Addison-Wesley, 1991.

Rahman, Fazlur. *Islamic Methodology in History*. Karachi: Central Institute of Islamic Research, 1965.

Saeed, Abdullah. *Reading the Qur'an in the Twenty-First Century: A Contextualist Approach*. London: Routledge, 2014.

Schacht, Joseph. *The Origins of Muhammadan Jurisprudence*. Oxford: Clarendon Press, 1950.

Shāh Walī Allāh of Delhi. *The Conclusive Argument from God: Shāh Walī Allāh of Delhi's Ḥujjat Allāh al-Bāligha*. Translated by Marcia K. Hermansen. Leiden: Brill, 1996.